Title - HUQOOQUL ISLAM.

Creator - Maulana Ashraf Ali Thanvi.

Publisher - Matba Intizami (Kanpur).

Date - 1323 H.

Pages - 12.

Subjects -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا فِیْ کِتَابِہٖ بِقَوْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَیْقَظَنَا بِقَوْلِہٖ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِّاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ مَالِہٖ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اَیْ یَوْمَ الْفَصْلِ + وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ وَصَلُوْا مَآ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْوَصْلِ + وَعَلٰی عُلَمَآءِ اُمَّتِہِ الَّذِیْنَ نَمَّوْا کُلَّ فَرْعٍ اِلَی الْاَصْلِ

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ نقلاً وعقلاً یہ امر ثابت ہی کہ ہم لوگون سے کچھ حقوق کا مطالبہ کیا گیا ہی جس مین بعض حقوق اللہ تعالی کے ہین آور بعض بندون کے اور بندون کے حقوق مین سے بعض دینی ہین آور بعض دنیوی۔ پھر دنیوی مین بعضے حقوق اقارب کے ہین بعض اجانب کے بعض حقوق خاص لوگون کے ہین بعض عام مسلمانون کے بعض اپنے سے بڑون کے ہین بعض چھوٹون کے بعض مساوی درجہ والون کے وعلی ہذا القیاس آور بوجہ بے علمی کے اکثر لوگون کو بعضے حقوق کی اطلاع بھی نہین آور بعض کو بوجہ بدعملی کے اُنکے ادا وایفا کا اہتمام نہین اسلیے دل چاہا کہ ایک مختصر تحریر اس باب مین جمع ہو جاوے تو امید فائدے کی ہے چونکہ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی کا رسالہ حقیقۃ الاسلام جسکا حوالہ احقر نے فروع الایمان مین دیا ہی اس مضمون مین کافی وافی تھا اسلیے اُسی کا خلاصہ کر دینا کافی سمجھا گیا البتہ بعض مضامین کہین کہین بضرورت بڑھائے گئے ہین اب اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہون اور اسکا نام حقوق الاسلام رکھتا ہون اور اس مین چند فصلین ہین اور ہر ایک فصل مین ایک ایک حق کا بیان ہے۔

فصل اول سب سے اول بندہ کے ذمہ اللہ جل شانہٗ کا حق ہی جس نے طرح طرح کی نعمتین ایجاد و ابقاء کی عنایت فرمائین گمراہی سے نکالکر ہدایت کی طرف لائے ہدایت پر عمل کرنیکے صلہ مین طرح طرح کی نعمتون کی امید دلائی اللہ تعالے کے حقوق بندون کے ذمہ یہ ہین۔ (۱) ذات و صفات کے متعلق موافق قرآن وحدیث کے اپنا اعتقاد رکھے (۲) عقائد و اعمال و معاملات و اخلاق مین جو اُنکی مرضی کے موافق ہو اختیار کرے اور جو اُنکے نزدیک ناپسندیدہ ہو اُسکو ترک کرے (۳) اللہ تعالی کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم رکھے (۴) جس سے محبت یا بغض رکھے یا کسی کے ساتھ احسان یا دریغ کرے سب اللہ کے واسطے کرے۔

فصل دوم چونکہ ذات و صفات و مرضیات و نامرضیات الٰہی کی شناخت ہم لوگون کو بتوسط حضرات انبیا علیہم السّلام کے ہوئی اور اُنکے پاس ملائکہ وحی لائے اسی طرح بہت سے دنیوی منافع و مضار بذریعۂ انبیا علیہم السّلام کے دریافت ہوے ہین اور بہت سے ملائکہ ہمارے فائدون کے کامون پر متعین ہین اور باذنِ الٰہی اُن کامون کو انجام دے رہے ہین اس لیے حضرات انبیا علیہم السّلام و حضرات ملائکہ علیہم السّلام کا حق اللہ تعالی کے حق مین داخل ہوگیا بالخصوص حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان سب سے زائد ہمپر ہی اس لیے آپ کا حق بھی سب سے زیادہ ہی وہ چند حقوق ہین (۱) آپ کی رسالت کا اعتقاد رکھے (۲) تمام احکام مین آپ کی اطاعت کرے (۳) آپ کی عظمت اور محبت کو دل مین جگہ دے (۴) اور آپ پر صلٰوۃ و سلام پڑھا کرے۔ حضرات ملائکہ علیہم السّلام کے یہ حقوق ہین (۱) اُنکے وجود کا اعتقاد رکھے (۲) اُنکو گناہون سے پاک سمجھے (۳) جب اُنکا نام آوے علیہ السّلام کہے (۴) مسجد مین بدبودار چیز کھا کر جانے سے یا مسجد مین ریح صادر کرنے سے ملائکہ کو ایذا ہوتی ہی اس سے احتیاط کرے اور بھی جن امور سے ملائکہ کو تکلیف و تنفر ہو اُنسے احتراز لازم سمجھے مثلاً تصویر رکھنا یا بلا ضرورت شرعی کُتّا پالنا یا جھوٹ بولنا جنابت مین براہ سستی پڑا رہنا کہ نماز بھی برباد ہو جاوے یا بلا ضرورت شرعی یا طبعی برہنہ ہونا گو خلوت مین ہو۔

فصل سوم حضرات صحابہ و حضرات اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم کو چونکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینی اور دنیوی دونو طرح کا تعلق ہی اس لیے آپکے حق مین ان حضرات کے حقوق بھی داخل ہوگئے وہ یہ ہین (۱) اُن حضرات کی اطاعت کرے (۲) اُن حضرات سے محبت رکھے

(۲) اُنکے عادل ہونے کا اعتقاد رکھے (۳) انکے محبین سے محبت اور مبغضین سے بغض رکھے

فصل چہارم علماے ظاہر و باطن چونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور مسند نشین ہین اس لیے ان حضرات کے حقوق بھی آن حضور کی حق مین داخل ہین وہ یہ ہین (۱) فقہاے مجتہدین و علماے محدثین و اساتذہ و مشائخ طریقت و مصنفین دینیات کے لیے دعاے خیر کرتا رہے (۲) حسب قاعدۂ شرعی انکا اتباع کرے (۳) جو انمین زندہ ہون اُنسے تعظیم و محبت سے پیش آئے اُنسے بغض و مخالفت نکرے (۴) حسب وسعت و ضرورت ان حضرات کی مالی خدمت بھی کرتا رہے

فصل پنجم یہ حضرات مذکورین تو دینی نعمتون مین واسطہ تھے اسلیے انکا حق لازم تھا بعضے لوگ دنیوی نعمتون کے ذرائع ہین انکا حق بھی شرعًا ثابت ہے مثلًا ماں باپ کہ ایجاد اور پرورش انکے توسط سے ہوتی ہے انکے یہ حقوق ہین (۱) انکو ایذا نہ پہونچاوے اگرچہ انکی طرف سے کچھ زیادتی ہو (۲) قولًا فعلًا انکی تعظیم کرے (۳) مشروع امور مین انکی اطاعت کرے (۴) اگر انکو حاجت ہو مال سے انکی خدمت کرے اگرچہ وہ دونون کافر ہون۔

فصل ششم ماں باپ کے انتقال کے بعد اُنکے یہ حقوق ہین (۱) انکے لیے دعاے مغفرت و رحمت کرتا رہے نوافل و صدقات مالیہ کا ثواب اُنکو پہونچاتا رہے (۲) انکے ملنے والون کے ساتھ رعایت مالی و خدمت بدنی و حسن اخلاق سے پیش آوے (۳) اُنکے ذمہ جو قرضہ ہو اُسکو ادا کرے (۴) گاہ گاہ اُنکی قبر کی زیارت کیا کرے۔

فصل ہفتم دادا دادی نانا نانی کا حکم شرعًا مثل ماں باپ کے ہے بس انکے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیے اسی طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپی مثل باپ کے ہین حدیث مین اس طرف اشارہ آیا ہے۔

فصل ہشتم جس طرح ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہین اسی طرح ماں باپ پر بھی اولاد کے حقوق ہین وہ یہ ہین (۱) نیکبخت عورت سے نکاح کرنا تاکہ اولاد اچھی پیدا ہو (۲) بچپن مین محبت کے ساتھ انکو پرورش کرنا کہ اولاد کو پیار کرنیکی بھی فضیلت آئی ہے بالخصوص لڑکیون سے دل تنگ نہونا انکی پرورش کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے اگر انّا کا دودھ پلانا پڑے تو خلیق و دیندار انّا

حقوق علما و مشائخ ۱۲

حقوق والدین در حیات ۱۲

حقوق والدین بعد وفات ۱۲

حقوق اجداد و جدات ۱۲

حقوق اولاد ۱۲

سلہ بل اسمہ من خالہ ۱۲ سلہ لو عطیتہا اخوالک سلہ عم الرجل صنو ابیہ ۱۲ سلہ تخیروا لنطفکم ۱۲

تلاش کرنا کہ دودھ کا اثر بچہ کے اخلاق مین آتا ہی (۳) اُنکو علم دین وادب سکھلانا (۴) جب نکاح کے قابل ہون انکا نکاح کر دینا اگر لڑکی کا شوہر مرجائے تو نکاح ثانی ہونے تک اُسکو اپنے گہر آرام سے رکھنا اُسکے مصارف ضروریہ کی برداشت کرنا۔

فصل نہم[۹] انّا بھی بوجہ دودھ پلانیکے مثل ماں کے ہی اسکے حقوق بھی واردہین وہ یہ ہین۔ (۱) اُسکے ساتھ[ف۱] ادب وحرمت سے پیش آنا (۲) اگر اُسکو مالی حاجت ہوا ورخود کو وسعت ہو اُس سے دریغ نکرنا (۳) اگر میسر ہو تو ایک غلام یا لونڈی خرید کر اُسکو خدمت کے لیے دیدینا (۴) اُسکا شوہر چونکہ اُسکا مخدوم ہی اور یہ اسکی مخدومہ ہی تو اُسکے شوہر کو مخدوم المخدوم سمجھکر اُسکے ساتھ بھی احسان کرنا۔

فصل دہم[۱۰] سوتیلی ماں چونکہ باپ کی قرین ہی اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنیکا حکم آیا ہی اس لیے سوتیلی ماں[ف۲] کے بھی کچھ حقوق ہین فصل ششم کر[۶] مین جو مذکور ہوا ہی کافی ہی۔

فصل یازدہم[۱۱]۔ حدیث مین ہی کہ بڑا بھائی[ف۳] مثل باپ کے ہی اس سے لازم آیا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہی پس ان مین باہمی ویسے ہی حقوق ہونگے جیسے مابین والدین واولاد کے ہین اسی پر بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو قیاس کرلینا چاہیے۔

فصل دوازدہم[۱۲]۔ اسی طرح باقی قرابت دارون کے بھی حقوق آئے ہین۔ جنکا خلاصہ یہ ہے (۱) اپنے محارم[ف۴] اگر محتاج ہون اور کھانے کمانے کی قدرت نرکھتے ہون تو بقدر کفایت اُنکے نان ونفقہ کی خبرگیری مثل اولاد کے واجب ہی اور محارم کا نان ونفقہ اس طرح تو واجب نہین لیکن کچھ خدمت کرنا ضروری ہی (۲) گاہ گاہ اُنسے ملتا رہے (۳) انسے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسیقدر اُنسے ایذا بھی پہونچے تو صبر افضل ہے (۴) اگر کوئی قریب محرم اسکی ملک مین آجاوے تو وہ فوراً آزاد ہو جاتا ہے۔

فصل سیزدہم[۱۳]۔ اُستاد اور پیر چونکہ باعتبار تربیت باطنی کے مثل باپ کے ہین اس لیے اُنکی[ف۵] اولاد یا اقارب سے ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے جس طرح اپنے باپ کی اولاد یا اقارب کے ساتھ کیا۔ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى کی یہ بھی ایک تفسیر ہی اس مقام سی حضرت سیادات کرام کا

[ف۱] یعنے اُنکے ملنے والون کے ساتھ رعایت مالی وخدمت بدنی وحسن اخلاق سے پیش آوے ۱۲

[ف۲] ہین تمسے تبلیغ احکام پر اور کوئی بدلہ نہین چاہتا بجز اسکے کہ قرابت کا حق دوستی ادا کیا جاوے ۱۲ منہ

اکرام و احترام بھی معلوم کرنا چاہیے اور چونکہ شاگرد و مرید مثل اولاد کے ہی تو اپنے اُستاد کا شاگرد یا اپنے پیر کا مرید بمنزلہ اولاد اپنے باپ کے ہوا پس اسکے حقوق مثل حقوق بھائی کے سمجھے قرآن مجید مین صاحب بالجنب جو آیا ہی اس مین یہ بھی داخل ہی۔

فصل چہاردہم۔ شاگرد و مرید چونکہ بمنزلہ اولاد کے ہی شفقت و دلسوزی مین انکا حق مثل حق اولاد کی ہی۔

فصل پانزدہم۔ حقوق زوجین مین شوہر کے ذمہ یہ حقوق ہین (۱) اپنی وسعت کے موافق اُسکے نان و نفقہ مین دریغ نکرے (۲) اسکو مسائل دینیہ سکھلاتا رہے اور عمل نیک کی تاکید کرتا رہے (۳) اُسکو محارم اقارب سے گاہ گاہ اسکو ملنے دے (۴) اُسکی کم فہمیون پر اکثر صبر و سکوت کرے اگر احیانا ضرورت تادیب کی ہو توسط کا لحاظ رکھے اور زوجہ کے ذمہ یہ حقوق ہین (۱) اُسکی اطاعت اور ادب و خدمت و دلجوئی و رضاجوئی پورے طور سے بجا لاوے البتہ غیر مشروع امر مین عذر کر دے (۲) اُسکی گنجایش سے زیادہ اُسپر فرمایش نکرے (۳) اسکا مال بلا اجازت خرچ نکرے (۴) اسکے اقارب سے سختی نکرے جس سے شوہر کو رنج پہونچے بالخصوص شوہر کے مان باپ کو اپنا مخدوم المخدوم سمجھکر ادب و تعظیم سے پیش آوے۔

فصل شانزدہم حاکم و محکوم کے حقوق مین۔ حاکم مین بادشاہ اور نائب بادشاہ اور آقا وغیرہ اور محکوم مین رعیت اور نوکر وغیرہ سب داخل ہین اور جہان مالک و مملوک ہون وہ بھی داخل ہوجائینگے۔ حاکم کے ذمہ یہ حقوق ہین (۱) محکوم پر دشوار احکام نہ جاری کرے (۲) اگر باہم محکومین مین کوئی منازعت ہوجاے عدل کی رعایت کرے کسی جانب میلان نکرے (۳) ہر طرح انکی حفاظت و آرام رسانی کے فکر مین رہے دادخواہون کو اپنے پاس پہونچنے کے لیے آسان طریقہ مقرر کرے (۴) اگر اپنی شان مین انسے کوئی کوتاہی یا خطا ہوجاوے کثرت سے معاف کردیا کرے۔ اور محکوم کے ذمہ یہ حقوق ہین (۱) حاکم کی خیرخواہی و اطاعت کرے البتہ خلاف شرع امر مین اطاعت نہین (۲) اگر حاکم سے کوئی امر خلاف طبع پیش آوے صبر کرے شکایت و بددعا نکرے البتہ اسکی نرم مزاجی کے لیے دعا کرے اور خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ حکام کے دل کو نرم کردین۔ ایک حدیث مین یہ مضمون آیا ہی (۳) اگر حاکم سے آرام پہونچے اُسکے احسان کی شکر گزاری کرے (۴) براہ نفسانیت اُس سے سرکشی نکرے ۶ اور جہان غلام پائے جاتے ہون غلامون کا نان و نفقہ بھی واجب ہی اور غلام کو اسکی

حقوق شاگرد و مرید ۱۴
حقوق زوجین ۱۵
حقوق حاکم و محکوم ۱۶

خدمت چھوڑ کر بھاگنا حرام ہے باقی محکومین آزاد ہین دائرۂ حکومت مین رہنے تک حقوق ہونگے
اور خارج ہونے کے ہر وقت مختار ہین۔

فصل ہفدہم [۱۷]۔ قرآن مجید مین حق تعالیٰ نے نسب کے ساتھ علاقۂ مصاہرت کو بھی ذکر فرمایا
ہے اس سے معلوم ہوا کہ ساس [ف ۱] اور سسر اور سالے و بہنوئی اور داماد اور بہو اور ربیب یعنی بیوی
کی پہلی اولاد کا بھی کسیقدر حق ہوتا ہے اس لیے ان تعلقات مین بھی رعایت احسان و اخلاق
کی کسیقدر خصوصیت کے ساتھ رکھنا چاہیے۔

ف ۱ حقوق اصہار ۱۲

فصل ہشتدہم [۱۸] علاوہ اہل قرابت کے اجنبی عام مسلمانون کے بھی حقوق ہین اصبہانی نے ترغیب
وترہیب مین بروایت [ف ۲] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حقوق نقل کیے ہین (۱) بھائی مسلمان کی
لغزش کو معاف کرے (۲) اُسکے رونے پر رحم کرے (۳) اُسکے عیب کو ڈھانکے (۴) اُسکی
عذر کو قبول کرے (۵) اُسکی تکلیف کو دور کرے (۶) ہمیشہ اُسکی خیرخواہی کرتا رہے (۷) اُسکی
محبت کی حفاظت کرے (۸) اُسکے ذمہ کی رعایت کرے (۹) بیمار ہو تو عیادت کرے (۱۰)
مرجاوے تو جنازہ پر حاضر ہو (۱۱) اُسکی دعوت قبول کرے (۱۲) اُسکا ہدیہ قبول کرے
(۱۳) اُسکے احسان کی مکافات کرے (۱۴) اُسکی نعمت کا شکریہ ادا کرے (۱۵) موقع پر اُسکی
نصرت کرے (۱۶) اُسکے اہل و عیال کی حفاظت کرے (۱۷) اُسکی حاجت روائی کرے۔
(۱۸) اُسکی درخواست کو سُنے (۱۹) اسکی سفارش قبول کرے (۲۰) اُسکی مراد سے ناامید نکرے
(۲۱) وہ چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو جواب مین یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے (۲۲) اُسکی گم شدہ چیز کو
اُسکے پاس پہونچا دے (۲۳) اُسکے سلام کا جواب دے (۲۴) نرمی و خوش خلقی کے ساتھ
اُس سے گفتگو کرے (۲۵) اُسکے ساتھ احسان کرے (۲۶) اگر وہ اسکے بھروسہ قسم کھا بیٹھے
تو اُسکو پورا کر دے (۲۷) اُسپر کوئی ظلم کرتا ہو اُسکی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو روک دے
(۲۸) اُسکے ساتھ محبت کرے دشمنی نکرے (۲۹) اُسکو رسوا نکرے (۳۰) جو بات اپنے
لیے پسند کرے اُسکے لیے بھی پسند کرے اور دوسری احادیث مین یہ حقوق زیادہ ہین۔
(۳۱) ملاقات کے وقت اُسکو سلام کرے اور مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے (۳۲) اگر باہم
اتفاقاً کچھ رنجش ہو جاوے تین روز سے زیادہ ترک کلام نہ کرے (۳۳) اُسپر بدگمانی نکرے

ف ۲ حقوق عام مسلمین ۱۲

(۳۴) اُسپر حسد و بغض نکرے (۳۵) امر بالمعروف نہی عن المنکر بقدر امکان کرے (۳۶) چھوٹون پر رحم بڑون کی توقیر کرے (۳۷) دو مسلمانون مین اگر نزاع ہو جاوے تو اُن مین باہم صلح کرادے (۳۸) اُسکی غیبت نکرے (۳۹) اُسکو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچاوے نہ مال مین نہ آبرو مین (۴۰) اگر سواری پر سوار نہو سکے یا اسپر اسباب نہ لاد سکے تو اسکو سہارا لگا دے (۴۱) اسکو اُٹھا کر اسکی جگہ نہ بیٹھے (۴۲) تیسرے کو تنہا چھوڑ کر دو آدمی باتین نکرین – اور یاد رکھنا چاہیے کہ جن لوگون کے حقوق اوپر مذکور ہو چکے ہین وہ حقوق خاص ہین اور ان حقوق عام مین وہ بھی شریک ہین

فصل نوزدہم ۱۹ – اور جن مین علاوہ اسکے اور بھی کوئی صفت ہو اُسکے حقوق اور زائد ہو جاتے ہین مثلاً ہمسایہ کہ اسکے حقوق یہ ہین ف۱ (۱) اُسکے ساتھ احسان اور مراعات سے پیش آوے (۲) اسکے اہل و عیال کی حفظ آبرو کرے (۳) وقتاً فوقتاً اُسکے گھر ہدیہ وغیرہ بھیجتا رہے بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اُسکو دے (۴) اُسکو تکلیف نہ دے خفیف خفیف امور مین اُس سے نہ اُلجھے – اُسکی رفع تکلیف کے واسطے شریعت نے اُسکے لیے حق شفعہ ثابت کیا ہی – علما نے کہا ہی کہ جیسے حضر مین ہمسایہ ہوتا ہی اسی طرح سفر مین یعنی رفیق سفر جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ مین اتفاقاً اُسکی معیت ہو گئی ہو – حدیث مین ایک کو جار مقام دوسرے کو جار بادیہ فرمایا ہی – اسکا حق بھی مثل ہمسایہ حضر کے ہی اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہی کہ اسکی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض لوگ سفر ریل مین مسافرون کے ساتھ بہت کشمکش کرتے ہین یہ بہت بُری بات ہی

فصل بستم ۲۰ – اسی طرح جو دوسرون کا دست نگر ہو جیسے یتیم و بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و محتاج و بیمار و معذور یا مسافر یا سائل ان لوگون کے یہ حقوق زائد ہین ف۲ (۱) ان لوگون کی مالی خدمت کرنا (۲) ان لوگونکا کام اپنے ہاتھ پاؤن سے کر دینا (۳) ان لوگونکی دلجوئی و تسلی کرنا (۴) انکی حاجت و سوال کو رد نکرنا

فصل بست و یکم ۲۱ – اسی طرح مہمان کہ اُسکے یہ حقوق ہین ف۳ (۱) آمد کے وقت بشاشت ظاہر کرنا جانے کے وقت کم از کم دروازہ تک مشایعت کرنا (۲) اُسکے معمولات و ضروریات کا انتظام کرنا کہ جس سے اُسکو راحت پہونچے (۳) تواضع و تکریم و مدارات کے ساتھ اُس سے پیش آنا بلکہ اپنے ہاتھ سے اُسکی خدمت کرنا (۴) کم از کم ایک روز اُسکے لیے کھانے مین کسیقدر متوسط درجہ کا تکلف کرنا مگر اُتنا ہی کہ جسمین نہ اپنے کو تردد ہو نہ اُسکو حجاب ہو اور کم از کم تین روز تک اُسکی مہمانداری کرنا اتنا تو اُسکا

ف۱ حقوق ہمسایہ ۱۲

ف۲ حقوق دست نگر و ضعفا ۱۲

ف۳ حقوق مہمان ۱۲

ضروری حق ہے اسکے بعد جسقدر وہ ٹھہرے میزبان کی طرف سے احسان ہے مگر خود مہمان کو مناسب ہے کہ اُسکو تنگ نکرے نہ زیادہ ٹھہر کر نہ بیجا فرمایشین کرکے نہ اوسکی تجویز طعام و نشست و خدمت وغیرہ مین دخل دیکر

فصل بست و دوم — اسی طرح جس سے خصوصیت کے ساتھ دوستی ہو قرآن مجید مین اُسکو اقارب و محارم کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اُسکے یہ آداب و حقوق ہین (۱) جس سے دوستی کرنا ہو اوّل اُسکے عقائد و اعمال و معاملات و اخلاق خوب دیکھ بھال لے اگر سب امور مین اُسکو مستقیم و صالح پاوے اُس سے دوستی کرے ورنہ دور رہے صحبت بد سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے اور مشاہدہ سے بھی اسکا ضرر محسوس ہوتا ہے جب ایسا کوئی ہمجنس و ہم مشرب میسر ہو اُس سے دوستی کا مضائقہ نہین بلکہ دنیا مین سب سے بڑھکر راحت کی چیز دوستی ہے (۲) اپنی جان و مال سے کبھی اُسکی ساتھ دریغ نہ کرے (۳) کوئی امر خلاف مزاج اس سے پیش آجاوے اس سے چشم پوشی کرے اگر اتفاقاً کچھ شکر رنجی ہوجاوے فوراً صفائی کرلے اسکو طول نہ دے دوستون کی شکایت حکایت بھی لطف سے خالی نہین مگر اُسکو لیکر نہ بیٹھ جاوے (۴) اسکی خیرخواہی مین کسی طرح کوتاہی نکرے نیک مشورہ سے کبھی دریغ نکرے اسکو مشورہ کو نیک نیتی سے سُنے اور اگر قابل عمل ہو قبول کرے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان مین جس طرح متبنےٰ بنانے کی رسم ہے کہ اسکو بالکل تمام احکام مین مثل اولاد کے سمجھتے ہین شریعت مین اسکی کوئی اصل نہین اثر تبنیت کا دوستی کے اثر سے زائد نہین چونکہ اسکے ساتھ قصداً خصوصیت پیدا کی ہے اسلیے دوستی کے ضابطہ مین اسکو داخل کرسکتے ہین باقی میراث وغیرہ اسکو کچھ نہین ملسکتی کیونکہ میراث اضطراری امر ہے اختیاری نہین کہ جسکو چاہا میراث دلوادی جسکو چاہا محروم کردیا۔

ف یہان سے معلوم ہوا کہ ہندوستان مین جو رسم عاق کرنے کی ہے یعنی کسی اولاد کی نسبت کہہ مرتے ہین کہ اسکو میری میراث ندیجاوے شرعاً محض باطل ہے جیسا اوپر معلوم ہوا کہ میراث اضطراری امر ہے اختیاری نہین

فصل بست و سوم — جس طرح مشارکت قرابت یا اسلام سے بہت سے حقوق ثابت ہوتے ہین بعضے حقوق محض مشارکت نوعی کی وجہ سے ثابت ہوجاتے ہین یعنی صرف آدمی ہونیکی وجہ سے اُنکی رعایت واجب ہوتی ہے گو مسلمان نہو وہ یہ ہین (۱) بیگناہ کسی کو جانی یا مالی تکلیف نہ دے (۲) بے وجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے (۳) اگر کسی مصیبت فاقہ و مرض مین مبتلا دیکھے اُسکی مدد کرے کھانا پانی دیدے علاج معالجہ کردے (۴) جس صورت مین شریعت نے سزا کی اجازت

دی ہے اُسمین بھی ظلم وزیادتی نکرے اُسکو ترساوے نہین۔

فصل ۲۴ بست و چہارم - اسی طرح مشارکت جنسی سے بھی بعض حقوق ثابت ہو جاتے ہین حیوانات کے حق مین بھی انکی رعایت لازم ہے وہ یہ ہین (۱) جس جانور سے کوئی معتد بہ غرض متعلق نہو اُسکو مقید نکرے بالخصوص بچون کو آشیانہ سے نکال لانا اورانکے مان باپ کو پریشان کرنا بے رحمی ہے (۲) جو جانور قابلِ انتفاع ہین اُنکو بھی محض مشغلے کے طور پر قتل نکرے اسمین شکاری لوگ بہت مبتلا ہین (۳) جو جانور اپنے کام مین ہین انکی خورونوشی وراحت رسانی وخدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے اُنکی قوت سے زیادہ اُنسے کام نہ لے انکو حد سے زیادہ نہ مارے (۴) جن جانورون کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز اَوزار سے جلدی کام تمام کردے اُسکو تڑپاوے نہین بھوکا پیاسا رکھکر جان نہ لے۔

حقوق حیوانات ۱۲

فصل ۲۵ بست و پنجم - یہ حقوق مذکورہ تو وہ تھے جو ابتداءً اسکے ذمہ لازم ہین اور بعضے وہ حقوق ہین انسان خود اپنے اختیار سے اپنے ذمہ کرلیتا ہے انمین بعض حقوق اللہ تعالیٰ کے ہین اور وہ تین قسم ہین

قسم ۱ اول وہ حق جسکا سبب طاعت ہے وہ نذر ہے سو اگر عبادت مقصودہ کی نذر ہو تو اُسکا ایفا فرض و واجب ہے اور اگر عبادت غیر مقصودہ کی ہو تو ایفا مستحب ہے اور اگر مباح کی ہو تو ایفا لغو ہے اگر معصیت کی ہو تو ایفا حرام ہے اور غیر اللہ کی نذر ماننا قریب بشرک ہے۔

قسم ۲ دوم - جسکا سبب امر مباح ہے جیسا کفارۂ یمین مباح اور قضاے رمضان مسافر ومریض کے لیے یہ حقوق واجب الاداء ہین۔

قسم ۳ سوم - جسکا سبب معصیت ہے جیسے حدود اور کفارات جو بلا عذر شرعی روزہ افطار کرنے سے یا قتل خطا یا اظہار سے واجب ہوے ہون۔ یہ حقوق بھی واجب الاداء ہین۔ اور جن حقوق کا سبب اختیاری ہے بعض انمین حقوق العباد ہین وہ بھی مثل تقسیم مذکور تین قسم ہین۔

قسم ۱ اول جسکا سبب طاعت ہو وہ وعدہ کا پورا کرنا ہے یہ ضروری ہے اسمین کوتاہی کرنا علامت نفاق کی فرمائی گئی۔

قسم ۲ دوم - جسکا سبب امر مباح ہو وہ دَین ہے اور جو مثل دَین کے ہو جس طرح بیع کا تسلیم کرنا اور منکوحہ کا اپنے نفس کو سپرد کرنا اور شفیع کو جائدادِ مطلوبہ دیدینا

ٔیمت ادا کرنا مہر ادا کرنا مزدور کی مزدوری دینا عاریت اور امانت واپس کرنا - یہ سب واجب ہین

قسم سوم - جس کا سبب معصیت ہو جیسے کسی کو قتل کر دینا کسی کا مال چھین لینا چورا لینا یا خیانت کرنا یا کسی کی آبرو ریزی کرنا سخت زبانی سے یا غیبت سے ان امور کا ترک اور معاف کرانا فرض ہے -

خاتمۃ الکتاب

جو حقوق اسکے ذمہ ہون اگر وہ حقوق اللہ ہین سو اگر عبادات سے ہین تو اُنکو ادا کرے لا اسکے ذمہ نمازین یا کچھ روزے یا زکوٰۃ وغیرہ رہگئی ہو اُن کو حساب کر کے کرے اور درصورت عدم گنجایش وقت یا مال اُن کے ادا کرنے کا پختہ ارادہ ین رکھے جب وسعت ہو اُسوقت کوتاہی نہ کرے اور اگر معاصی مین سے ہین نسے توبہ صادق کرے انشاء اللہ تعالے سب معاف ہو جاویگا - اور اگر وہ ق العباد ہین جو ادا کرنے کے قابل ہون ادا کرے یا معاف کرائے مثلاً قرض نت وغیرہ اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہون اُنکو فقط معاف کرائے مثلاً ت وغیرہ اور اگر کسی وجہ سے اہل حقوق سے نہ معاف کرا سکتا ہی نہ ادا کر سکتا ہی تو ان ن کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہے عجب نہین کہ اللہ تعالی قیامت مین ان لوگون کو مند کر کے معاف کرادین گر جب قدرت ایفا یا استغفار کی ہو اُسوقت اس مین دریغ ، اور جو حقوق خود اورون کے ذمہ رہگئے ہون جنسے امید وصول کی ہو بہ نرمی اُنسے وصول ، اور جنسے امید نہو یا وہ قابل وصول نہون جیسے غیبت وغیرہ سو اگرچہ قیامت مین عوض حسنات ملنے کی توقع ہی مگر معاف کر دینے مین اور زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہی ، بالکل معاف کر دینا بہتر ہی بالخصوص جب کوئی شخص معذرت و معافی چاہے - والسلام

فقط کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ - (مختومہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ)

یعنی حضرت مولانا صاحب نے ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ کو اس کتاب تصنیف اختتام کو پہونچائی ۱۲

تکمیل الیقین عمر | **کتب دینیہ کی مختصر فہرست** | توفیر الخیرات ۱۰/

ہمارے کتب خانہ سے کانپور کے تمام پریسوں (یعنی) در چھاپہ خانون (انتظامی- نامی- نظامی- رزاقی- قیومی- نولکشور ہی وغیرہ) کی چھپی ہوئی موجودہ کتابین بہت جلد بکفایت ملین گی اور حضرت اقدس سیدنا مولانا شاہ اشرف علی صاحب حنفی چشتی مدظلہم نے عام نفع رسانی کی غرض سے جسقدر اردو مین دینیات کی کتابین تصنیف فرمائی ہین وہ سب اعلیٰ درجہ کے اہتمام سے بہت عمدہ اور صحیح چھپی ہوئی ہمارے ہان موجود ہین جنکی تفصیل اشتہار کلان مطبوعہ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ مین لکھی جا چکی ہے عند الطلب ہر فرمایشی خط مین سب سے پہلے اپنا نام- مقام- ڈاکخانہ- ضلع- اور بذریعہ ریل کے منگانا ہو تو اسٹیشن کا نام بھی بخط صاف لکھئے اگر کسی دوسری فہرست یا مطبع کی کتابین منگواتی ہون تو اس مطبع کو جو مقدار کمیشن کی جس تعداد کی خریداری پر ملتی ہو مع حوالہ قیمت فہرستی کے بالکل ٹھیک ٹھیک لکھ دینا ضروری ہے-

کمالات امدادیہ مع ٹیٹل مطلا مینا کار کی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ کے کمالات صوریہ اور کرامات باطنیہ اور اخلاق وعادات کے بیان مین بے مثل ہے اور در اصل کرامات امدادیہ کا یہ دوسرا حصہ ہے جو ابتک نہین چھپا تھا ۲۰ پونڈ والے کاغذ کی قیمت عام صرف ۴۰/ اور ۱۶ پونڈ والے کاغذ کی قیمت عام ۳۰/

کرامات امدادیہ مطبوعہ ۱۳۲۲ھ جدید ٹیٹل مطلا مینا کار ہر کرامت سطر اول سے شروع ہے قیمت صرف ۳/

زاد السعید- نیل الشفاء مع نقشہ نعل مبارک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۲۲ھ مین ایسی عمدہ- خوشخط- صاف کہ لوگ [illegible] طبع ہوگئی تھی اور طلبگار ہین جسکی [illegible] کی خواہان دو آنے ہین- کتب خانہ مین کچھ جلدین رہ گئی ہین- اس

کتاب کو گھر مین یا سفر مین ہمراہ رکھنے سے ہر بلا و آفت سے امن رہتا ہے باقی خواص کتاب دیکھنے سے معلوم ہونگے-

مناجات مقبول کامل مترجم مع اضافہ مطبوعہ جدید
کاغذ گلابی- ۰۶/
کاغذ سفید- ۰۵/

مطبوعہ سابق بغیر اضافہ و بغیر ترجمہ کی قیمت ۵/ ہے

ہندوستان کے اطراف مین طاعون کا عالمگیر زور شور دیکھکر قرآن مجید کی آیتون اور احادیث کی دعاؤن سے بغرض حفاظت وامن یہ کتاب طیار ہوئی ہے کتاب کے اول مین پڑھنے کے طریقے لکھدیے گئے ہین ہر شخص کے پاس ایک ایک نسخہ رہنا چاہیے اسکا ٹیٹل مطلا مینا کار ہے

کلید مثنوی- مثنوی رومی کا جدید بے مثل اردو شرح ہے قیمت [illegible]

مثنوی حصہ اشرفیہ حضرت مولانا کا بہت بڑا زور شور کا [illegible] خشوع اور بیشمار فوائد کے بیان مین قیمت صرف ۱/

القول البدیع- تعزیہ وغیرہ کے متعلق حضرت مولانا کا جدید نہایت مفید رسالہ ہے قیمت عام صرف ۲/

بہشتی زیور- یہ کتاب عورتون کی تعلیم اور تربیت اولاد کی بابت مین پہلی کتاب ہے جسکی خوبی بغیر کتاب دیکھے بخوبی معلوم نہین ہو سکتی حصہ اول- دوم- سوم ایک ایک ایک جلد مین مع ٹیٹل مطلا مینا کا کے طیار ہین ان تینون حصوں کی قیمت عام ساڑھے دس آنہ ہے باقی جو تھا- پانچوان حصہ علیحدہ علیحدہ طبع ہوا ہے قیمت فی حصہ اسکا صرف پانچ حصے طیار ہو ہین باقی پانچ حصوں کا چھپنا ہو رہا ہے

تحفہ کریمی- قرآن مجید کی تعلیم اور بسہولت آجانے کے لیے بچون کو صرف اسی کا پڑھا دینا کافی ہے قیمت عام ڈیڑھ آنہ رکھی گئی ہے

مجموعہ رسائل عقیدہ ۱/ اس مجموعہ مین تین رسالے ہین رسالہ سوال جواب متعلق تجلی و روح اعظم و حسبم مثالی رسالہ خاتمہ بالخیر- رسالہ حفظ الایمان مع نہایت عمدہ لوح

نجات المریدین آہ بالتی بے مثل کتاب ہے مصنفہ مولانا شاہ سراج الیقین صاحب ۴/

نجات الاحباب بہت معتبر کتاب ہے مصنفہ ایضاً- ۵/

تیسیر المبتدی قیمت عام ۲/ اسکو مولانا نے فارسی عربی کی ابتدائی تعلیم کے لیے طیار فرما کر داخل درس کر دیا ہے

شفاء العالمین عملیات و تعویذات مجربہ مصنفہ مولانا شاہ اکرام حسین صاحب بہت عمدہ کتاب ہے

علاج القحط والوباء مع خاتمہ جدید رسالہ اصلاح الخیالات فی الطاعون مطبوعہ جدید نہایت صحیح و عمدہ ۱/

ترغیب سلسلہ نماز ان- ۲/

ان کتب کے علاوہ اور کل تصانیف مولانا کی موجود ہین فقط